بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۸۸

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ※ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۳ ر ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش	یکم شعبان ۱۳۶۲ھ	۳ ر اگست ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۸۰

ہر قسم کی خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

بااہتمام مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا - ایڈیٹر غلام نبی

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲ ر ماہ ظہور - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ کل حضور کا ٹمپریچر نارمل رہا - مگر شام کو ۹۸ ہو گیا تھا - عام طبیعت بفضل خدا اچھی ہے - الحمد للہ

قادیان ۲ ر ماہ ظہور - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال سے ابھی افاقہ نہیں ہوا - گھبراہٹ بھی ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں

کل دوپہر کی گاڑی سے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے -

اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مقدمہ بھامبڑی کی سماعت ۵ ر اگست کو اے - ڈی - ایم صاحب گورداسپور کی عدالت میں ہوگی ❊

روزنامہ الفضل قادیان —— یکم شعبان ۱۳۶۲ھ

"ستیارتھ پرکاش" کی اصلاح کے متعلق سوامی دیانند جی کا مستقل اعلان

"ستیارتھ پرکاش" کے نہایت دلآزار اور امن شکن چودھویں باب نے پہلے ہی دن سے مسلمانوں کے دلوں میں جو ناسور پیدا کر رکھا ہے حال میں جب وہ پھر رسنے لگا - اور سندھی ترجمہ سے اس میں ٹیس پڑی - تو "ستیارتھ پرکاش" کی ضبطی کا مطالبہ از سر نو کیا گیا - اس پر "الفضل" نے مصالحت اور رواداری کے پیش نظر یہ تجویز پیش کی - کہ مسلمانوں اور آریوں کے ذمہ وار اصحاب مل کر اصلاح حال کی سعی کریں - اور "ستیارتھ پرکاش" میں اسلام کے خلاف جو غلط اور نادرست باتیں درج ہیں - اور جن سے سوائے دلآزاری اور منافرت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا - ان کی باہمی سمجھوتہ سے اصلاح کر دی جائے -

یہ تجویز چونکہ نہایت معقول تھی - اس لئے ابتداء میں مشہور آریہ سماجی لیڈر اور اخبار نویس مہاشہ کرشن جی نے بھی یہی بات پیش کی - چنانچہ ضبطی کا مطالبہ کرنے والے مسلمان اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا :-

"بجائے اس کے کہ وہ سرکار انگریزی سے "ستیارتھ پرکاش" کی ضبطی کے لئے ملتجی ہوتے - وہ آریہ سماجیوں سے کہتے - کہ آؤ بھائی بھائی مل کر اپنے اختلافات مٹا دیں"

(پرتاپ ۱۶ ر جولائی)

لیکن بعد میں اپنی مخالف آریہ پارٹی سے دب کر جو ہمیشہ مہاشہ جی کے اختیار کردہ راستہ سے اُلٹ راستہ پر چلنا ضروری سمجھتی ہے - وہ بھی پھسل گئے - اور مخالفت سے ڈر کر لکھ مارا کہ "ستیارتھ پرکاش" ایک طبقے کی مذہبی کتاب ہے - اس میں رد و بدل کی کوشش کرنا علاج بدتر از مرض کا مصداق ثابت ہوگا - اور وجہ یہ پیش کی - کہ "رشی دیانند یہ وصیت نہیں کر گئے - کہ ان کے بعد آریہ سماج کو ان کی کتابوں کی اصلاح یا ترمیم کا ادھیکار (حق) ہے" (پرتاپ ۱ ر جولائی)

جب مہاشہ جی بھی اصلاح کی تجویز پیش کرنے کے بعد مکر گئے - تو وہ آریہ جو پہلے سے ہی اس تجویز کے خلاف تھے - ان کا کیا کہنا - "ملاپ" کے لالہ خوشحال چند صاحب جو مہاشہ کرشن سے وہی نسبت رکھتے ہیں - جو اینٹ سے پتھر کو ہے - انہوں نے تلملا کر اعلان کر دیا - کہ :-

"جو لوگ ستیارتھ پرکاش میں تحریف کرانے کے حق میں ہیں - ان کو سن رکھنا چاہیئے - کہ اس کا اختیار اب دنیا کی کسی طاقت کو نہیں ہے - مہرشی خود جو بھی تبدیلی چاہتے کر دیتے - اُن کے بعد اب کسی کو یہ حق نہیں - کہ ایک نقطہ بھی تبدیل کر سکے"

اسی طرح ایک اور آریہ اخبار "پربھات" (۱۸ جولائی) نے لکھا - "ہم غیر مبہم الفاظ میں یہ کہہ چکے ہیں - کہ سوامی دیانند کی اس تصنیف کے ایک شوشے اور ایک نقطے میں بھی فرق نہیں آنا چاہیئے"

یہ امر قابل تعجب ہے اس لئے کہ "آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی کتاب نہیں مانتا - نہ اسے وید کا درجہ دیتا ہے - اس کے نزدیک وید کو چھوڑ کر کوئی بھی کتاب الہامی نہیں - نہ کوئی آریہ سماجی وید کے ساتھ ستیارتھ پرکاش کا ذکر کرتا ہے - اگر کسی غیر آریہ سماجی نے "ستیارتھ پرکاش" کو وید یا بائبل یا قرآن کے ساتھ رکھا ہو - تو اس کی ذمہ واری اس پر ہے ...... آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتا - نہ اُسے وید کا درجہ دیتا ہے - اور جب ان کتب کا ذکر آئیگا - جنہیں مختلف مذاہب الہامی مانتے ہیں - تو ان میں ستیارتھ پرکاش کا نام نہیں ہو سکتا"

(پرتاپ ۸ ر جولائی)

پھر اس لئے بھی کہ آریہ صاحبان سوامی جی کے بعد شائع ہونے والی اڈیشنوں میں اس وقت تک کئی ایک تبدیلیاں کر چکے ہیں - اور اس کی کئی ایک بالکل واضح مثالیں موجود ہیں - جن میں سے چند ایک "الفضل" میں پیش کی جا چکی ہیں - پھر یہ کہنے میں وہ کیونکر حق بجانب ہو سکتے ہیں - کہ ستیارتھ پرکاش کے ایک شوشے اور نقطے میں فرق نہیں آ سکتا - اور اب کسی قسم کی اصلاح نہیں کی جا سکتی -

لیکن اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے - کہ ان حد سے زیادہ جوشیلے آریوں نے یا تو کبھی ستیارتھ پرکاش کو دیکھا ہی نہیں یا دیدہ دانستہ اپنے سوامی جی کے اس اعلان سے اغماض کر رہے ہیں - جو انہوں نے خاص طور پر چودھویں باب کے متعلق کیا - چنانچہ سوامی جی نے اس باب کے لکھنے سے قبل جو دیباچہ لکھا - اس میں اعلان کیا - کہ "اس چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے"

(ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم صفحہ ۵۶۳)

ان الفاظ میں سوامی جی نے صاف طور پر لکھا ہے - کہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں جو باتیں ناقابل تسلیم ہوں - ان کو ترک کر دینا چاہیئے - اس سے بھی واضح اعلان سوامی جی نے اس باب کے خاتمہ پر کیا ہے - چنانچہ لکھتے ہیں :-

"یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے - اس کو عقلمند دھارمک لوگ مصنف کے منشاء کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھائیں - اگر کہیں غلط فہمی سے کچھ لکھا گیا ہو - تو اس کو صحیح کر لیویں"

سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں قریباً تمام مذاہب کے خلاف نکتہ چینی کی ہے - مگر سوائے اسلام کے اور کسی مذہب کے خلاف اعتراضات درج کرتے وقت اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا - اس سے ثابت ہے - کہ اسلام کے خلاف سوامی جی نے جو کچھ لکھا ہے - اس کے متعلق وہ خود سمجھتے تھے کہ اس میں "ناقابل تسلیم" اور "قابل تصحیح" باتیں ہو سکتی ہیں - اور ان کی اصلاح ضروری ہے - اسی لئے انہوں نے اعلان کر دیا - کہ ایسی باتوں کو ترک کر دیا جائے - اور جن کی اصلاح ہو سکے - انہیں صحیح کر لیا جائے ❊ م م

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کی خوشخبری

احباب کرام یہ سنکر بہت خوش ہوں گے۔ کہ آج ۳ اگست کو رات کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے ڈلہوزی سے تشریف لائیں گے انشاء اللہ تعالے

"ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب کی اصلاح کے متعلق سوامی جی کی نہ صرف کھلی اجازت ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے صاف اور واضح حکم ہے یعنی جب بھی موقعہ ہو اس پر عمل کیا جائے آریہ صاحبان کے دل میں اگر اپنے سوامی کی صحیح معنوں میں قدر و وقعت ہے تو انہیں چاہیئے۔ کہ اس باب کی اصلاح کے لئے مسلمانوں کو خود دعوت دیں۔ اور جن باتوں کے متعلق ان پر ثابت کر دیا جائے۔ کہ وہ ناقابل تسلیم ہیں۔ اور سوامی جی نے "غلط فہمی" سے لکھی ہیں۔ ان کی اصلاح کر دیں۔ نہ یہ کہ خود مسلمان اصلاح کا مطالبہ کریں۔ تو یہ جواب دیں۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کے ایک نقطہ اور ایک شوشہ تک میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور آریہ سماجی اس کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے

اسے ہٹ دھرمی اور بے جا ضد تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ سوامی دیانند کے کسی حکم اور ہدایت کی آریوں کی نگاہ میں کوئی وقعت ہے۔

چودھویں باب کی اصلاح کے متعلق ہم نے اس کے مصنف سوامی دیانند جی کا جو مستقل اعلان انہی کے الفاظ میں اوپر نقل کیا ہے۔ اس نے آریوں کے تمام عذرات باطل ثابت کر دیئے ہیں۔ اور ان کے لئے واجب قرار دیا ہے۔ کہ اس باب کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر اب بھی انہوں نے توجہ نہ کی۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ نہ تو "ستیارتھ پرکاش" کی پروا کرتے ہیں۔ اور نہ اپنے سوامی کے کسی اعلان کی بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے اور باہمی منافرت پیدا کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۳۱ جولائی (بذریعہ ڈاک) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو کل ایک بجے دن تک ۹۷.۰۶ ٹمپریچر تھا۔ بعد میں تھرما میٹر نہیں لگایا گیا۔ طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ کل قریباً تین میل سیر کی۔

جلسہ معراج النبی میں احمدی مبلغ کی تقریر

لکھنؤ ۱۳ اگست۔ جناب سید ارشد علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ایزابیلا تھابرن گرل کالج کی مسلم طالبات نے معراج النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جلسہ کیا۔ جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے وعظ کیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حاضرات میں ہر مذہب اور ہر طبقہ کی مستورات تھیں۔ ہندوستانی مستورات کے علاوہ یورپین بھی تھیں۔ مسلم طالبات بہت خوش ہوئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ

دعائے مغفرت غلام حسین صاحب موہلکے ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ صرف ایک دن بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی با خدا خاتون تھیں۔ بیمار ہونے سے ایک دن پہلے ۵۰ روپے تحریک جدید میں دے کر شامل ہوئیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کا حسب ذیل مکتوب بذریعہ Air graph موصول ہوا ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر مائیکل جو مسٹر سٹن کے رشتہ دار ہیں برسٹل سے آئے۔ عیسائیت اور اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ایک رسالہ پڑھنے کے لئے لے گئے (۲) ایک ہوٹل میں ایک جاوی سے جو حجاز میں دس سال رہ چکا ہے۔ اور جاوا میں ہماری جماعت سے بھی واقف ہے عربی میں گفتگو ہوئی۔ اور مسجد کا پتہ دیا۔ نیز ایک ترکی عورت سے بھی سید رضا شاہ لاہوری نے جو امتحان پاس کر کے ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔ خلق عالم اور قصہ آدم و حوا کے متعلق سوالات کئے۔ جوابات سنکر خوش ہوئے۔ مسٹر خدا بخش جو آنکھیں بند کر کے پڑھ لیتا ہے سن رہا تھا۔ اس نے کہا مجھے یہ جوابات سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ (۳) منصور احمد کیپر ڈ اپنے ساتھ ایک نوجوان لائے۔ جس سے گفتگو ہوئی۔ منصور نے اس کے متعلق بتایا۔ کہ وہ بہت متاثر ہوا ہے۔ اور اب قرآن مجید کا مطالعہ کر رہا ہے (۴) پیرس کے ایک دوست مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ایک انگریز عورت سے شادی کی ہوئی ہے۔ جس سے ایک لڑکی بھی ہے۔ مسجد دیکھ کر خوش ہوئے۔ احمدیہ موومنٹ کتاب بھی خرید کر لے گئے ہیں۔ پھر بھی آنے کا وعدہ کیا ہے۔ (۵) اشتہار جو چھاپا تھا۔ تقریباً دو ہزار تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اپنے علاقہ میں بھی آٹھ سو تقسیم کروایا ہے۔ (۶) ایک تحریک یہاں ویدانت سوسائٹی کی ہے۔ راما کرشنا اس کا بانی ہے۔ سوامی اوبھے نندا یہاں دس سال سے کام کر رہا ہے۔ ان کے بعض ممبر میلورز روڈ میں بھی ہیں۔ ان کے مکان پر ان کی سالانہ میٹنگ ہوئی تھی۔ میں نے سیکرٹری کو بھیجا تھا۔ اس نے تقریر سنی۔ سوامی نے کہا کہ راما کرشنا نے تپسیا کر کے پتہ لگایا۔ کہ اسلام عیسائیت ہندو وغیرہ سب مذاہب سچے ہیں۔ ڈاکٹر saha اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ انہیں چائے پر بلاؤں گا۔ یہاں جو مذہبی تحریکیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی تو ایسی نہیں جو انہیں اعمال کی طرف بلائے۔ صرف خیالات ہیں۔ جن کے اختیار کرنے سے انہیں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ لیکن اب ان سب تحریکوں پر جب میں غور کرتا ہوں تو یقین رکھتا ہوں کہ آخر ایک دن ہمیں ضرور فتح ہوگی۔ کیونکہ یہ سب تحریکیں ایسی ہیں۔ جن کی کوئی مضبوط بنیاد نہیں۔ پچاس صفحہ کی ایک کتاب چھپنے کے لئے دی ہے۔ جس میں سات باب ہیں مختصر طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی تعلیمات اور کامل مذہب پر بحث کی گئی ہے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار جلال الدین شمس

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے لئے دعا و صدقہ لجنہ اماء اللہ شیخ پور ضلع گجرات نے حضور کی صحت کے لئے اجتماعی و انفرادی دعا کی۔ دو دفعہ صدقہ کیا۔ پہلی دفعہ ایک بکرا ذبح کر کے اور گندم غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کی۔ دوسری دفعہ ایک بکرا ذبح کر کے اور چاول پکا کر یتامے اور مساکین کو کھلائے گئے۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

درخواست ہائے دعا (۱) جناب خان صاحب نعمت اللہ خان کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (۲) حوالدار محمد ابراہیم صاحب انڈین ملٹری ہسپتال انبالہ بعارضہ ملیریا بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (۳) محمد انور خان صاحب سمندر پار سے اپنی صحت و تندرستی کے لئے (۴) ابو البشیر رحمت اللہ خان صاحب اہل و عیال کے لئے (۵) رفیق احمد صاحب لاہور عبد الخالق گمشدہ کے مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۶) محمد شریف صاحب برادر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور ایک اور احمدی نوجوان سیالکوٹ چھاؤنی [illegible] امتحان میں کامیابی [illegible]

ویدک دھرم اور گوشت خوری

اگرچہ بانی آریہ سماج نے گوشت خوری کو ویدک دھرم میں ممنوع اور پاپ قرار دیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے جانوروں کو ذبح کرنا بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ عام طور پر آریہ اور ہندو بھی گوشت خوری سے پرہیز کرنا بہت بڑی نیکی اور پُن سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم میں قریباً ہر جاندار کا گوشت کھانے کی ہدایات موجود ہیں۔ اور گوشت خوری کو نہایت مفید اور فائدہ بخش قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب پارسکر گرہیہ سوتر جو ویدوں کی جز مانی جاتی ہے۔ اس کے پہلے کانڈ صفحہ ۱۶ میں لکھا ہے۔ بچہ جب چھ ماہ کا ہو تو اسے کھانا کھلانے کا افتتاح یوں کرو۔ کہ "جو آدمی یہ چاہے کہ میرا یہ بچہ بڑا ہو کر بے نظیر لیکچرار بنے۔ وہ اسے بھرتدواجی جانور کا گوشت کھلائے۔ اور جو چاہے کہ میرا بیٹا بہت سے رزق کا مالک ہو۔ وہ اسے تیتر یا مور کا گوشت کھلائے اور جو چاہے کہ میرا بچہ بڑا ہو کر پُرجوش ہو۔ وہ اسے مچھلیاں کھلائے۔ اور جو چاہے کہ میرا بچہ لمبی عمر پائے۔ وہ اُسے ٹٹیری جانور کا گوشت کھلائے۔ اور جو چاہے کہ میرا بچہ بڑا ہو کر روحانیت میں ترقی کرے وہ اسے جل کوّے جانور کا گوشت کھلائے اور جو چاہے کہ میرا بچہ سبھی خوبیوں والا ہو۔ وہ سبھی (گائے۔ بکرے۔ مرغ۔ بٹیر وغیرہ) کا گوشت اسے کھلائے"۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص اپنے بچہ کو پاگل کمزور اور سب خوبیوں سے خالی اور پُرعیوب بنانا چاہے۔ وہ اسے گوشت نہ کھلائے۔ بلکہ ساگ پات کھلائے مگر کون ایسا انسان ہوگا۔ جو گوشت کھلانے کا مقدور رکھتے ہوئے اپنے بچے کو گوشت نہ دے کر اسے بزدل اور پُرعیوب اور روحانیت سے بے بہرہ رکھنے کے لئے تیار ہوگا۔ ماحصل یہ کہ ویدک دھرم کے رُو سے یہ ضروری ہے۔ کہ ہر بچے کو گوشت خور بنایا جائے۔ یہ ویدک دھرم کا پُرزور اور پُرتاکید حکم ہے۔ رہی جوانی کی عمر سو اس میں بھی گوشت کھانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مشہور مستند کتاب شتپتھ برہمن میں لکھا ہے۔ "راجہ یا برہمن اگر مہمان آئیں۔ تو ان کے لئے بڑا بیل یا بڑا بکرا پکاؤ"۔ صے۱۸ ایسے ہی پارسکر گرہیہ سوتر میں لکھا ہے۔ "دو طبے۔ برہمن۔ راجہ۔ اپنی تعلیم کو ختم کر چکنے والے استاد اور دوست کی مہمانی ہر سال کرو۔ اور یہ تب تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے لئے گائے ذبح کرکے اس کا گوشت اسے نہ کھلایا جائے"۔ صے۳۵ چنانچہ صاف لکھا ہے نہ تو امانسو ایو مدھو پرکہ ایسے ہی آپستنبھ دھرم سوتر اور منو دھرم شاستر میں لکھا ہے۔ "گائے بیل کا گوشت کھانا چاہیئے اور جو انسان قاعدے سے گوشت نہیں کھاتا وہ مرکر اکیس جنم تک حیوان بنا رہتا ہے"۔ صے۱۲۵ اس قسم کے ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں حوالے گوشت خوری کے جواز میں ویدک لٹریچر سے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کی تاریخی کتب اس بات کی زبردست شہادت دے رہی ہیں۔ کہ ویدک دھرمی ایسا ہی کرتے تھے۔ کتاب مہابھارت میں لکھا ہے کہ اکیلے راجہ رنتی دیو کے باورچی خانہ کے لئے روزانہ دو ہزار گائیں ذبح ہوتی تھیں" (مہابھارت بن پرو) یقیناً یہی حالت باقی راجاؤں کے باورچی خانوں کی تھی۔

پھر برہم دیورت پُران نامی کتاب میں ان حیوانوں کی فہرست دی گئی ہے۔ جو کہ حضرت شری کرشن کی محض ایک شادی میں ذبح کئے گئے تھے۔ ان میں ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں گائیں ہیں۔ اور اس قسم کی ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں مثالیں آج بھی مذکورہ بالا کتب میں ملتی ہیں۔ کہ ویدک لٹریچر نے جس تاکید کے ساتھ گوشت خوری اور جانوروں کی قربانی کا حکم دیا۔ اسی سرگرمی اور جوش کے ساتھ ویدک دھرمی اس پر عمل بھی کرتے رہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جانوروں کی قربانی اور خصوصاً گائے کی قربانی کی جو عظمت و برکات ویدک لٹریچر نے بتائی ہیں۔ وہ اسلام نے نہیں قرار دیں۔ اگر کسی کو اس میں شبہ ہو۔ تو وہ مرد میدان بنے۔ اور اس کی دلائل سے تردید کرکے دکھائے۔ مجھے کئی ایسے منصف مزاج ہندو صاحبان کا علم ہے۔ جنہیں اس بات کا قطعاً اقرار ہے۔ کہ ویدک لٹریچر میں گئوکشی کی اجازت ہے۔ بلکہ حکم ہے۔ ایک صاحب ڈی۔ اے وی ہائی سکول بنارس کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ "گوڑ صاحب گوڑ صاحب" انہیں کہا جاتا تھا۔ اب وہ بنارس میں ہی ایک اور سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ پہلے مجھے وہ آریہ بننے کی تلقین کیا کرتے تھے بعد ازاں جب میری تعلیم مکمل ہوگئی۔ تو میرے مکان پر ملنے آئے۔ اور کہنے لگے۔ "مولوی صاحب گائے کا کھانا ہمارے ہاں بھی لکھا ہے۔ مگر ہم کیا کریں۔ اگر آج اس کا اعلان کر دیں تو ایک دن میں سب ہندو مسلمان ہو جائینگے ہندو دھرم بالکل مٹ جائے گا۔ اور چاروں طرف اسلام ہی اسلام نظر آئے گا۔ اس لئے ہم زمانے کی حالت کو دیکھتے ہوئے گئوکشی کو گناہ قرار دے رہے ہیں":

(خاکسار زین الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان)

احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک اور احمدی نوجوان

آج سے قریباً پچاس سال پہلے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دنیا میں ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے قدیم سنت اور قانون کے ماتحت آپ کی تائید میں نشانات پیش کئے۔ جب مخالفین نے آپ کی تبلیغ کو روکنے کی پوری جدوجہد کی۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" اس الہام اور اسی قسم کے دوسرے بشارتی الہامات پر اہل دنیا نے خوب مذاق اڑائے۔ مگر قادر مطلق کا زبردست ہاتھ درپردہ اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے مصروف کار تھا۔ اس زبردست غیبی ہاتھ نے جو کچھ کیا وہ آج ہم سب کے سامنے ہے۔

اس تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے خدا تعالےٰ نے ہر دو روحانی اور مادی ذرائع پیدا کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا قیام ہوا۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ نے پہلے سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان خلیفہ کی بشارت دی۔ جس کو الہامات میں مصلح موعود پکارا گیا۔ اس مصلح موعود کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذریت سے ہی پیدا ہونے کی بشارت تھی۔ جو خدا کے وعدہ کے ساتھ پیدا ہوا۔ اور آج مومنین کے قلوب پر حکومت کر رہا ہے۔ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے وعدہ کو پورا کرنے کا آغاز خلافت ثانیہ میں ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مرکز سلسلہ میں محکمہ دعوۃ و تبلیغ قائم کیا۔ جس کے ماتحت مبلغین کی ایک جماعت دنیا کے ممالک میں بھیجی گئی۔ ان مبلغوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور حضور کا منشا ہے کہ ہزاروں مبلغوں کو خاص تبلیغی مہارت میں ماہر کرکے دنیا کے ہر حصہ میں بھیجا جائے۔ مادی ذرائع بھی خدا تعالےٰ نے حسب وعدہ پورے کئے چنانچہ خلافت ثانیہ میں ریڈیو کی حیرت انگیز ایجاد ہوئی۔ جس کے ذریعہ ایک مقرر ایک ریڈیو سٹیشن پر کھڑے ہو کر دنیا کے اطراف میں پیغام حق پہنچا سکتا ہے۔ اب ۱۹۳۹ء میں آل انڈیا ریڈیو سے حضور نے یہ پیغام دنیا کو پہنچایا کہ "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے"۔ حضور کے مخلص خادم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بھی کئی دفعہ اسی رنگ کے پیغامات اہل دنیا کے نام آل انڈیا ریڈیو اور لنڈن ریڈیو سٹیشن سے براڈ کاسٹ کئے ہیں۔ اب جب عالمگیر جنگ برپا ہے۔ احمدی نوجوانوں کی کثیر تعداد اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایماء کے ماتحت فوجی خدمات کے سلسلہ میں غیر ممالک میں موجود ہے ان احمدی نوجوانوں کو بھی اس الہام الٰہی سے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" بہت بڑا تعلق ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی اہمیت کو سمجھیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ خدائی وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ اگر وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے ادا کریں گے۔ تو خدا تعالےٰ ان کو ان سعادتمندوں میں شامل کرلے گا۔ جنکے ذریعہ خدائی بشارتیں پوری ہوتی ہیں۔ اور اگر وہ اسے پس پشت ڈالیں گے تو یہ الٰہی وعدہ ہے جو پورا ہوتا چلا جائے گا۔ مگر انہیں اس سعادتمندی سے کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

مونگھیر ۔ ۲۵ جولائی کو ٹریکٹ گھروں اور دوکانوں پر تقسیم کئے گئے ۔ اور پڑھ کر بھی سنائے گئے ۔ ایک فاتحہ خوانی کی مجلس میں ٹریکٹ پڑھ کر سنائے ۔ اور بعض افراد کے اعتراضات کے مفصل جواب دئے ۔ ۶۰۰ آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا ۔

انبالہ ۔ شہر کی ۱۵۰۰ آبادی میں ۹ احمدیوں نے پیغام حق سنایا ۔ خاص لوگوں کو ۱۹ تبلیغی ٹریکٹ دئے ۔ اور وعدہ لیا ۔ کہ پڑھنے کے بعد کسی اور کو دیں گے ۔ بعض معززین نے اعتراف کیا کہ جماعت احمدیہ اچھا کام کر رہی ہے ۔

شملہ ۔ مرکزی ہدایت کے مطابق جماعت ہذا نے وفد بنا کر شملہ شہر کے ہر حصہ میں تبلیغ کی ۔ بعض غیر احمدی احباب کے گھروں میں جا کر پیغام حق سنایا ۔ بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے ۔

امرتسر سے ایک تبلیغی وفد ایک گاؤں بھیسے میں جو امرتسر سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے گیا ۔ اور وہاں جلسہ کیا ۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا ۔ جو ایک گوردوارہ میں کیا گیا ۔ جلسہ کے دوران میں ایک نوجوان زمیندار اٹھا ۔ اور اس نے احمدی ہونے کا اعلان کیا ۔ اس کی اس جرأت پر اظہار تحسین ہوا ۔ اس کے بعد ایک اور دوست نے بھی بیعت کی ۔ اور فارم پر کر دیا ۔ علاوہ ازیں چند اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برحق ہونے کا اقرار کیا ۔ اور دو دوستوں نے اپنے بعض حالات درست ہونے پر بیعت کرنے کا وعدہ کیا ۔ اس گاؤں کی مسجد میں عمل اجتماعی کیا گیا ۔ ہم ان سکھ صاحبان کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ جنہوں نے گوردوارہ میں جلسہ کی اجازت دینے کے علاوہ میز کرسی وغیرہ کا انتظام بھی کیا ۔

محلہ دارالبرکات (قادیان) یوم التبلیغ منانے کے لئے دارالبرکات کے پانچ وفد بنائے گئے ۔ ایک وفد بھنگواں میں ۔ دوسرا صلاح پور میں ۔ تیسرا طغل والہ میں گیا ۔ احراریوں نے اس گاؤں میں یہ اعلان کر رکھا تھا کہ احمدی اس گاؤں میں جلسہ کرنے والے ہیں ۔ وہاں پولیس موجود تھی ۔ اس وفد نے دو جگہ گاؤں میں تبلیغ کی ۔

کریام ۔ جماعت احمدیہ کریام نے یوم التبلیغ منانے کے لئے چار وفود بنائے ۔ اور چھ دیہات میں ۵۰ افراد کو تبلیغ کی ۔ چوہدری غلام جیلانی صاحب نے ۱۵ غیر احمدی معززین کو اپنے گھر میں دعوت طعام دی ۔ اور تبلیغ کی ۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا ۔ یکصد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ۔

محمود آباد ۔ محمد آباد آوانان ۔ جادہ پچپنیاں اور شہر جہلم میں وفود بھیجے گئے ۔ ۳۰ ٹریکٹ تقسیم کئے ۔ اور تیس افراد کو انفرادی تبلیغ کی گئی ۔

نشر و اشاعت کا تبلیغی لٹریچر

گذشتہ یوم التبلیغ مورخہ ۲۵ جولائی پر صیغہ نشر و اشاعت نے ڈیڑھ لاکھ صفحات کا لٹریچر شائع کیا ۔ کچھ ٹریکٹ اور رسالے تھوڑی تھوڑی مقدار میں موجود ہیں ۔ احباب منگا کر فائدہ اٹھائیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

رسالے و کتب

(۱) احمدی و غیر احمدی میں فرق ۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ ۲ ؍ فی نسخہ

(۲) Why I believe in Islam. حضرت امیرالمومنین کا ایک تبلیغی لیکچر انگریزی میں ۱ ؍ ”

(۳) گذشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان ۱۰ ؍ ”

(۴) دیوان عالی کا فیصلہ مصنفہ منشی گلاب الدین صاحب ۱ ؍ ”

(۵) امام المتقین پنجابی تبلیغی نظمیں مصنفہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی ۳ ؍ ”

(۶) اسلام میں اختلافات کا آغاز لیکچر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۵ ؍ ”

(۷) خلافت ثانیہ کا عہد مبارک ۔ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام ۔ مصنفہ ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل ۲ ؍ فی نسخہ

ٹریکٹ

(۱) وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق علماء مصر کا فتویٰ ۔ پانچ روپے فی سینکڑہ

(۲) اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے ۔ چار روپے ”

(۳) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر چار روپے ”

(۴) کیا آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے ؟ چار روپے ”

(۵) اسلامی تنظیم کے پانچ ارکان اور مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل ۔ چار روپے ”

(۶) ندائے ایمان چار روپے ”

(۷) آسمانی آواز چار روپے ”

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

جامعہ ازہر مصر کی طرف سے حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات کا اعلان

مئی ۱۹۴۲ء میں عاجز کے چند سوالات پر جامعہ ازہر (قاہرہ) مصر نے جو بلاد عربیہ کی واحد مستند یونیورسٹی ہے ۔ اور جس کا فیصلہ سب عربی ممالک کو مسلم ہے ۔ اپنے علماء کی پنچائت کی شمولیت سے وفات مسیح کا اعلان کیا تھا ۔ چنانچہ قاہرہ (مصر) کی ایک چوٹی کے ہفتہ وار عربی رسالہ میں جامعہ ازہر والوں نے تین صفحوں پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے استدلال کر کے خلاصہ بحث میں یہ اعلان کیا تھا ۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں ۔ اور یہ کہ حیات مسیح کے عقیدہ کی سند نہ قرآن کریم سے اور نہ ہی احادیث مستندہ سے ملی ہے وغیرہ وغیرہ ۔ غرضیکہ وہی دلائل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دے چکے ہیں ۔ ان سے وفات مسیح کا استدلال کر کے بلاد عربیہ کی واحد مستند یونیورسٹی سے کافی غور و خوض کے بعد مفصل بحث کے ساتھ فتویٰ شائع کر دیا ہے ۔ اس کا اردو ترجمہ معہ متن کے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان نے پہلے ہی ہندوستان میں طبع فرما دیا ہے ۔ لیکن اغیار جب تک اصل پرچہ نہ ملاحظہ کریں ۔ تب تک انہیں پورا یقین نہیں آ سکتا ۔ کیونکہ یہ ایک فطرتی بات ہے مجھے اس فتویٰ کا محرک بننے میں جن مشکلات کا سامنا ہوا ۔ وہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے ۔ یہاں تک کہ مجھے ملازمت سے موقوفی کا بھی نوٹس مل چکا تھا ۔ غیر احمدیوں نے خواہ ان کا تعلق ملٹری سے تھا یا سول سے ۔ اپنی اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی ۔ کہ مجھے وہاں سول کے حوالے کیا جائے اور مجھے مصری عدالتوں میں گھسیٹا جائے ۔ لیکن جس کو خدا بچائے ۔ اس کا بال بھی کوئی بیکا نہیں کر سکتا ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جملہ احمدی برادران کی دعاؤں کی برکت سے ہر شر سے محفوظ و منصور رکھا ۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

مجھے وہ اصل رسالہ جات حاصل کرتے میں جن دقتوں کا سامنا ہوا ہے ۔ وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے ۔ میرے پاس چند نسخے موجود ہیں ۔ لیکن صرف بڑی بڑی جماعتوں کے لئے دئے جا سکتے ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی جماعتیں اپنی ملحقہ بڑی جماعتوں سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں ۔ اب چونکہ حیفا (فلسطین) مشن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "لیکچر سیالکوٹ" کا عربی ترجمہ ہو رہا ہے ۔ عاجز کی تحریک پر اس پر ۲۰ پونڈ کے خرچ کا اندازہ ہے ۔ اس خرچ کو پورا کرنے کیلئے میں نے اس اصل رسالہ کی قیمت ۵ روپے رکھی ہے ۔ اور رجسٹری پوسٹیج ۵ آنے ۔ یعنی کل پانچ روپے ۵ آنے ۔ یہ تاریخی پرچہ ہر احمدیہ لائبریری میں محفوظ ہونا چاہیئے ۔ آئندہ کبھی بھی اس قیمت پر یہ پرچہ نہیں مل سکے گا ۔ اس لئے بڑی بڑی جماعتوں کو چاہیئے ۔ کہ فوراً منی آرڈر بھیج کر منگوالیں ۔ موقعہ غنیمت ہے ۔ غیر احمدیوں کی تسلی کے لئے یہ ایک زبردست ثبوت ہے اقرار وفات مسیح کا ۔ اس لئے توقف نہ ہو ۔ ایک پرچہ سے زائد کسی بھی جماعت کو نہیں دیا جا سکے گا ۔ چند محدود جلدیں ہیں ۔ والسلام

خاکسار عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی تار ماسٹر پونچھ (کشمیر)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۲۳ منکہ شریفہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی وہاڑی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے
دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی نصف تولہ (۲) دو عدد کانٹے طلائی نصف تولہ (۳) دو عدد سوئیاں طلائی وزنی نصف تولہ کل وزن اندازاً ڈیڑھ تولہ قیمتی اندازاً -/۱۲۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۳۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ لہذا اسپر وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی۔ کہ سند رہے۔ فقط

الامۃ :- شریفہ بیگم موصیہ مذکور معلمہ این۔ اے ہیگرلز سکول منڈی وہاڑی ضلع ملتان۔ گواہ شد چوہدری بشیر احمد صاحب مقدم زراعت وسکرٹری جماعت احمدیہ منڈی وہاڑی ضلع ملتان خاوند موصیہ بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد :- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان ۶/۴۳/۷

نمبر ۶۸۱۰ منکہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایل۔ایم۔پی ولد مولوی قاری نعیم الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد تقریباً ۲۵ روپے ہے مگر میری آمدنی کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ جس قدر آمدنی ہو۔ اس کے مطابق چندہ ادا کرتا رہونگا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء

العبد۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایل۔ایم۔پی بحروف انگلش گواہ شد :- ڈاکٹر لعل محمد ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن دارالبرکات۔ گواہ شد۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ

نمبر ۶۸۲۸ منکہ سکینہ بیگم زوجہ نور محمد صاحب نسیم سیفی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے -/۵۰۰ روپے۔ (۲) انام طلائی ایک عدد وزنی اندازاً ۶ ماشہ -/۴۰ روپے۔ (۳) ٹکا طلائی ایک عدد وزنی اندازاً چھ ماشہ -/۴۰ روپے (۴) کلپ طلائی ایک جوڑی وزنی اندازاً ۱۱ ماشہ -/۷۵ روپے (۵) بالیاں طلائی ایک جوڑی ۶ ماشہ -/۴۰ روپے (۶) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۲ ماشہ -/۱۵۔ میزان -/۷۱۰ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری وفات پر میری اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ تو وہ اس حصہ وصیت سے منہا کردی جائیگی جو متروکہ جائیداد سے واجب الوصول ہے۔

العبد :- سکینہ بیگم بقلم خود محلہ دارالفضل قادیان گواہ شد :- نور محمد نسیم سیفی بی۔اے (خاوند موصیہ) گواہ شد :- عطا محمد ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر ساکن محلہ دارالفضل قادیان۔

نمبر ۶۸۲۶ منکہ سید عبدالکریم ولد عین الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائیداد صرف ایک مکان محلہ دارالبرکات کا نصف حصہ ہے۔ دوسرا نصف میں اپنی بیوی کو مہر میں دے چکا ہوں۔ جسکی قیمت اندازاً کل ایک ہزار روپیہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد -/۳۰ روپے اس صورت میں ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب اگر انڈیا میں ہوں تو -/۳۰ روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اسکے سواء کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- عبدالکریم دارالبرکات قادیان

پندرہ روپے ماہوار پانے والا عربی اُستاد

موجودہ زمانہ میں جبکہ روپیہ کی حیثیت (ویلیو) گر کر چار آنہ کے برابر رہ گئی ہے۔ پندرہ روپیہ تنخواہ لیکر قرآن کریم اور حدیث شریف اور دینیات فارسی کا ترجمہ سکھلانیوالا عربی صرف ونحو کی تعلیم دینے والا فقہ احمدیہ اور فتاوی احمدیہ وغیرہ دینیات کی بیش شاخوں سے آگاہ کرنیوالا عربی استاد ملنا ازحد مشکل ہے لیکن (۱) کلید ترجمہ قرآن مجید مجلد ہدیہ تین روپیہ (۲) گلدستہ تعلیم الدین مجلد ہدیہ ڈیڑھ روپیہ (۳) فقہ احمدیہ ہدیہ آٹھ آنہ رعایتی قیمت ہر سہ کتب صرف چار روپیہ کے ذریعہ آپ گھر بیٹھے بلا مدد استاد نہ صرف خود یہ تمام علوم حاصل کرسکتے ہیں۔ بلکہ اپنے اہل وعیال اور بیوی بچوں کو بھی سکھلا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

المشتہر :- حکیم محمد عبداللطیف شاہد منشی فاضل ادیب فاضل قادیان دارالامان

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں انکے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

موسم برسات میں ملیریا، تخمہ، ہیضہ وغیرہ کا عام طور پر احتمال ہوتا ہے معدہ کو درست رکھنے کیلئے اس موسم میں "حیاتین" اور "نمک سلیمانی" استعمال کریں۔ یہ یاد رہے کہ آجکل مسہل لینا مضر ہے البتہ گاہے گاہے ملین ادویہ استعمال کرنا مفید ہیں۔ معدے کی خرابی سے مذکورہ بالا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر "اکسیر ملیریا" ضرور استعمال کرتے ہیں۔ اکسیر ملیریا کونین کا مرکب ہے۔ البتہ کونین کے بعض مضرات کو بعض دیگر ادویہ سے رفع کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ملیریا کے جراثیم سوائے کونین کے نہیں مرتے ہاں بعض ادویہ سے کچھ مدت کیلئے بے حس ضرور ہوجاتے ہیں۔ حیاتین ایک روپیہ کی بیس گولیاں۔ نمک سلیمانی ۱۲ر بڑی شیشی۔ اکسیر ملیریا عہ کی سولہ گولیاں۔

ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولادِ نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے دوائی

"فضلِ الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں جن کا نام

"ہمدردِ نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ جرمن ریڈیو نے روم کے ایک اخبار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اٹلی میں فیسی اسٹوں کے خلاف مظاہرے جاری ہیں روم میں کئی فیسی اسٹ ہلاک ہو گئے ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں اور مسلح کاریں بازاروں میں گشت کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ میلان میں دیواروں پر پوسٹر چسپاں کئے گئے ہیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اتحادیوں سے سمجھوتہ کیا جائے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ سسلی میں اتحادی تازہ دم فوجیں لے آئے ہیں اور حملہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جنیتر یو کے صوبہ میں جہاں روم بھی واقع ہے۔ کئی مقامات پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ برطانیہ امریکہ اور روس نے سویڈن۔ ترکی۔ سپین۔ سوئیٹزرلینڈ اور ارجنٹائن کو وارننگ دی ہے کہ اگر انہوں نے مسولینی یا دوسرے جنگی مجرموں کو پناہ دی تو وہ ان اصولوں کی خلاف ورزی سمجھیں گے جن کے لئے اتحادی ملک لڑ رہے ہیں۔

هیڈ کوارٹر ۱۳ر جولائی۔ جرمن فوجیں شمالی اٹلی اور آسٹریا کے اہم فوجی مقامات پر تیزی سے اپنا قبضہ کر رہی ہیں۔ شمالی اٹلی کی جرمن کمان نے ٹیلیفون اور تار کے تمام دفاتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب تمام پیغامات کو سختی سے سنسر کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ اطالوی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ مارشل بڈوگلیو کی گورنمنٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ ریلوے ڈاک و تار اور ریڈیو میں کام کرنے والے ملازموں کو فوجی نظام کے ماتحت لے لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ آج دہلی میں خنانس ممبر کی زیر صدارت سٹینڈنگ فنانشل کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں حکومت کے کم تنخواہ والے ملازموں کی تنخواہیں اور مہنگائی الاؤنس بڑھا دینے کی تجویز پاس کر دی گئی۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ سسلی کے مغرب میں تین چھوٹے چھوٹے جزیروں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور اتحادی فوجوں نے ان جزیروں پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ روما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کاؤنٹ چیانو نے وٹیکسن کے اطالوی سفیر کے عہدے سے استعفٰی دیدیا ہے۔ کاؤنٹ چیانو مسولینی کے داماد ہیں۔

۲۹ر جولائی کو ہز ہائینس میجر محمد ناصر الملک بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی مہتر چترال بعارضہ فالج فوت ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ دو دشمن نظر بند جو تین ماہ ہوئے ہندوستان کے ایک کیمپ سے فرار ہو گئے تھے۔ آج صبح دہلی کے ایک ہوٹل میں گرفتار کر لئے گئے۔ ان میں ایک مشہور پہلوان ہرفان کریرہے جو جنگ سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان آیا تھا۔ اور یہاں اپنے کمال کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

ماسکو ۱۳ر جولائی۔ "پرادا" کا بیان ہے کہ ہٹلر نے سرخ فوجوں کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے اوریل کے محاذ پر اپنے بہت سے ڈویژن جھونک دیئے ہیں۔ دو ہزار میل لمبے محاذ پر اسوقت فریقین کے پچاس لاکھ سپاہی مصروف ہیں۔ اس مہینہ میں جرمنوں کے ایک لاکھ سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوریل کی لڑائی نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ دونوں طرف سے مزید فوجیں۔ توپیں اور ہوائی جہاز بھاری تعداد میں میدان جنگ میں جمع ہو رہے ہیں۔ اور بہت جلد فیصلہ ہونے کی توقع ہے۔

امرتسر ۱۳ر جولائی۔ بزازی مارکیٹ میں مندرجہ ذیل تازہ نرخ ہیں۔ ململ (۸۱۴۳) ۱۳/۱۲/۰ (۴۷۴) ۱۳/۱۲/۰ (۳۷۶) ۱۰/۸/۰ فی تھان۔ لٹھا (۱۷۰۰) ۴۳/۶/۰ جاپانی ۴۵/۰/۰ روپے (۴۹۴) ۴/۰/۰ مضبوط ۳۹/۴/۰ فی تھان۔

لاہور ۱۳ر جولائی۔ سونا ۷۱ روپے
چاندی ۱۰۶ روپے۔

امرتسر ۱۳ر جولائی۔ سونا ۷۲ روپے
چاندی ۱۰۶ روپے

کلکتہ ۱۳ر جولائی۔ صوبہ بنگال سے خوراک کی قلت کی لرزہ خیز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غریب لوگ ہوٹلوں اور امیر لوگوں کے گھروں کے دروازوں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ شاید انہیں کچھ روٹی مل جائے۔ چند دن ہوئے کلکتہ کارپوریشن کی ایک میٹنگ میں خوراک کی قلت پر غور ہوا۔ تو ایک ممبر نے بیان کیا۔ کہ ایک دن میں انسداد رکھشک سمتی نے کلکتہ میں ۷ نعشیں اکٹھی کیں۔ ان کے علاوہ چند اور بھی تھیں۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ یوگوسلافیہ کے حکمران کنگ پیٹر کی شادی پرنس الیگزینڈریہ سے قرار پائی ہے۔ پرنس الیگزینڈریہ ملکہ وکٹوریہ کی پوتی ہیں۔

بمبئی ۱۳ر جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح پر قاتلانہ حملہ کرنے کے سلسلہ میں پولیس نے خاکساروں کے بہت سے مراکز پر چھاپے مارے ہیں۔ اور کئی قسم کے کاغذات قبضہ میں کر لئے ہیں۔

لنڈن ۲ر اگست۔ کل امریکن طیاروں نے رومانیہ میں پلوئسٹی کے کارخانوں پر بڑے زور کا حملہ کیا اس حملہ میں ۱۷۵ بمباروں نے حصہ لیا۔ اس حملہ کے لئے امریکن طیاروں نے ۲۴۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ اس حملہ کے لئے ہوابازوں کو خاص طور پر ٹریننگ دی گئی تھی۔ اس سے قبل دو بار روسی اور ایک بار اتحادی طیاروں نے پلوئسٹی پر حملے کئے۔ مگر نہایت معمولی۔ یہ پہلا اجتماعی حملہ تھا۔ حملہ آور طیارے حملے کے وقت پانسو فٹ کی بلندی پر پہنچ گئے۔ اور ایک ہی منٹ میں تمام بم گرا دیئے۔ جرمنی میں جسقدر تیل خرچ ہوتا ہے اس کا ۳۵ فیصدی پلوئسٹی کے کارخانوں سے مہیا ہوتا ہے۔ یہ شہر رومانیہ کے دارالسلطنت سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس کے کارخانے ۱۹ مربع میل علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ شہر ایک وادی میں واقع ہے۔

لنڈن ۲ر اگست۔ اتحادی طیاروں نے مڈل ایسٹ کے اڈوں سے اڑ کر اٹلی کی بندرگاہ کنٹرونی پر پھر حملہ کیا۔ اور اتحادی جہازوں نے اس پر گولہ باری کی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل آئسن ہوور پھر سسلی گئے تھے اور واپس آ چکے ہیں۔ کٹانیہ کے محاذ پر آٹھویں برطانی فوج نے اپنا مورچہ اور چوڑا کر لیا ہے۔ کینیڈین فوج اٹیسنا کے دفاعی مورچوں کے اور قریب پہنچ گئی ہے۔ اور ساتویں امریکن فوج میسینا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اب تک سسلی میں اتحادی فوجیں ۲۵ ہوائی میدانوں پر قبضہ کر چکی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے میسینا کی بندرگاہ سے پھر کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اندھیرے میں بجروں کے ذریعہ یہاں رسد پہنچاتے ہیں۔ کل اتحادی طیاروں نے پھر میسینا پر سخت بمباری کی۔

لنڈن ۲ر اگست۔ اتحادیوں نے اٹلی سے ہتھیار ڈال دینے کی جو اپیل کی تھی۔ اس پر اطالوی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اٹلی جرمنی سے رشتہ توڑے جو اس کے لئے بہت نقصان دہ بات ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی بیہودگی ہے کہ جرمنوں کو اٹلی سے نکال دیا جائے۔ روم ریڈیو نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے شمالی اٹلی کے بعض شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور کہ کریٹ میں اطالوی فوجوں کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔ روم ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اٹلی میں اب ہر طرح امن و امان ہے مگر سوئیٹزرلینڈ سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں لوگ میلان اور دوسرے بڑے بڑے شہروں کی رہائش ترک کر کے دیہات میں جا رہے ہیں۔ قریباً بیس لاکھ باشندے اس طرح نقل مکانی کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲ر اگست۔ سسلی کے جس علاقہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ وہاں انہوں نے لیرا کے نوٹ جاری کر دئے ہیں۔ یہ نوٹ امریکہ میں چھاپے گئے ہیں۔ سسلی پر حملے سے بہت عرصہ پہلے یہ چھاپ لئے گئے تھے مگر پہلے ان پر کسی ملک کا نام نہ تھا۔ حملہ کے ساتھ ہی سسلی کا نام بھی ان پر چھاپ دیا گیا۔ ایک انگریزی پونڈ چار سو لیرا کے مساوی ہوتا ہے۔

ماسکو ۲ر اگست۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اوریل کے علاقہ میں روسی فوجوں نے پانچ سے آٹھ میل پیشقدمی کر لی ہے اور سو بستیاں بھی چھین لی ہیں۔ وارشیلوف گراڈ کے علاقہ میں بھی دشمن کو کافی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ایک دن میں ۷۰ جرمن ٹینک اور ۹۰ طیارے برباد کر دئے گئے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ وار کیبنٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کے فوراً بعد مسٹر چرچل نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ٹیلیفون پر بات چیت کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بات چیت اٹلی کے ساتھ صلح کی بات چیت کے متعلق ہے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ لاوال کیبنٹ کی نوعیت کو زیادہ نیشنل بنانے کے لئے اس میں کافی تبدیلیاں ہوں گی۔ کئی نئے ممبر لئے جائیں گے۔ جن کو جواب ملنے والا ہے۔ ان میں وزیر لیبر ایم ہیوبرٹ اور وزیر انصاف گیلولا کے نام قابل ذکر ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ فاسسٹ پارٹی برکنگ